رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

الحکم

پچ گویم باتو گر آئی بجاد قادیانی | دو دا بینی شفا بینی غرض دار الامانی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

حضرت حکیم الامۃ کی اجمالی خود نوشت سوانح عمری

(نمبر ۳)

قبل اس کے کہ گذشتہ نمبر کے سلسلے میں بقیہ حالات درج کئے جاویں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ حضرت حکیم الامۃ کی یہ لائف طبی لائف ہے ورنہ آپ کی زندگی کے نشیب فراز کے دوسرے پہلوؤں سے اوس کو کوئی تعلق اور واسطہ نہیں کیونکہ دینی پہلو سے یہ لائف نہایت ہی گرانقدر جواہرات کا خزانہ ہے جسمیں عیسائیوں۔ آریوں۔ سکھوں۔ دہریوں۔ برہموؤں۔ اور مختلف الخیال مسلمانوں سے مباحثات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ اور یہ ایک فرصت اور خاص ترتیب کا کام ہے۔ ایڈیٹر الحکم کا ہمیشہ سے معمول ہے کہ وہ اخبار میں حتی الوسع ہر قسم کے ضروری مواد جمع کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے پھر ان مواد اور مصالح سے اصل رنگ میں مرتب کرنیکا کام وہ دوسرے وقت پر چھوڑا کرتا ہے اسی بنا پر حضرت حکیم الامۃ کی طبی لائف کا ایک ورق اسے مل گیا اور اس نے اسکو اڈیٹر الحکم تک پہونچا دینا ضروری سمجھا خدا نے چاہا اور اسے توفیق ملی یا کسی اور کو تو وہ اس سے فائدہ اٹھاکر قوم کے سامنے وہ چیز رکھ سکیگا جو اس کے لئے خضر راہ اور آیندہ نسلوں کے لئے مایہ ناز ذخیرہ ہوگا۔ گذشتہ اشاعت میں مولوی نصرت اللہ کی جگہ مولوی فضل اللہ صاحب درست ہے۔ ایڈیٹر۔

بھوپال کے واقعات بہت ہی عجیب ہیں۔ مگر طبی امور کے متعلق۔ صرف دو واقع قابل ذکر ہیں۔ میںنے نہایت عمدہ دو صدریاں بنوائیں تہیں جو مجھے ہمیشہ پہننے کی عادت تہی۔ اون میں سے ایک چوری گئی مجھے یقین ہوا کہ طالب علمی کی حالت میں یہ ایک مصیبت ہے مصیبت پر صبر کرنیوالے کو نعم البدل ملتا ہے۔ دوسری صدری کو اوس کے شکریہ میں دیدیا۔ تہوڑے دنوں کے بعد ایک امیر کبیر کے لڑکے کو سوزاک ہوا اوس نے اپنے آدمی کو کہا کہ کوئی ایسا طبیب جسکو لوگ نہ جانتے ہوں بلاؤ مگر وہ بہی ہوئی دوائی نہ دے بلکہ سہل دوائی بتلا دیوے اور ایسی بہی نہ ہو کہ جس کے بنانے میں مجھے عام لوگوں کو آگاہی کرنی پڑے۔ جن کو کہا تہا اون کا نام پیر ابو احمد مجددی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ ایک طالب علم طبیب ہے اور اوس کے طبیب ہونے سے لوگ ناواقف ہیں میں اوس کو اپنے ساتھ لاؤں گا اور وہ مجھے وہاں لے گیا وہ نوجوان اپنے گھر کے ایک دالان کے آگے کرسی پر بیٹھا ہوا تہا وہاں ایک باغیچہ بہی تہا۔ وہیں ہمارے لئے کرسیاں منگوائیں۔ میں نے اوس کا حال دریافت کرکے کہا کہ بیچ کیلا کا ایک چہٹانک پانی صاف کرکے اوسمیں یہ شورہ قلمی جو آپ کے دالان میں بارود کے لئے رکھا ہے کئی دفعہ پئیں اور شام تک مجھے اطلاع دیں۔ میں کہکر چلا آیا اور قدرت الٰہی سے

اوس کو شام تک تخفیف ہوگئی اور اوس نے مجھے ایک گران بہا خلعت اور ساٹھ روپیہ دیا کہ مجھ پر حج فرض ہوگیا۔ ساتھ ہی یہ بات ہوئی کہ مجھے شدت بخار میں سیلان لعاب خطرناک رنگ میں شروع ہوئی جس میں پانی بودار اور سیاہ رنگ نکلتا تھا۔ ایک شخص حکیم فرزند علی نے بھی رائے دی کہ آپ کا وطن اگر قریب ہے تو جلد چلے جاویں۔ اس خرابی مواد سے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اور شام کے قریب ایک بزرگ جو وہاں مہتمم طلبۃ العلم تھے اور نہایت ہی مخلصانہ حالتیں رکھتے۔ اونہوں نے مجھ سے آکر پوچھا کہ میں بوڑھا ہوں میرے منہ سے لعاب آتا ہے کوئی ایسی چیز بتاؤ جو افطار کے وقت کہا لیا کروں۔ میں نے کہا مربہ آملہ بنارسی۔ دانہ الائچی۔ ورق طلاء سے افطار کریں۔ وہ یہ نسخہ پوچھکر معًا واپس آئے اور ایک مرتبان مربہ اور بہت سی الائچیاں اور دو فرتی ورق طلاء رکھی میرے سامنے لا رکھی اور کہا کہ آپ کے منہ سے ہی لعاب آتا ہے آپ ہی کہائیں۔ اور میں نے اون کو کہانا شروع کیا۔ ایک آدہ کے کہانے سے مجھے چند منٹ کی تخفیف ہوگئی۔ جب پھر پانی کا آغاز ہوا تو ایک اور کہا لیا۔ غرض مجھے یاد نہیں کہ کسقدر کہا گیا۔ مگر شام کے بعد مجھے بہت تخفیف ہوگئی۔ اور میں نے بجائے وطن کے حرمین کا ارادہ کر لیا۔

حرمین میں جن شیوخ سے میں پڑہتا تہا۔ اون میں سے جو شیخ الحدیث تھے اون کے گہر میں قلاع کا مرض ہوا اور اطباء کے نارسے وہ تنگ آگئے۔ میں نے گستاخی سمجھا اور یہ نسخہ بنا کر پیش کیا۔ شورہ قلمی ۲ ماشہ کتہہ ۴ ماشہ۔ الائچی خورد ۲ ماشہ۔ گلنار ۲ ماشہ۔ کافور ماشہ۔ توتیائے سبز بریاں ۲ رتی۔ شاید کچھ کمی بیشی بھی ہو۔ مگر اس کے استعمال سے معًا فائدہ دیا۔ اور شیخ نے پوچھا کہ ایسا نسخہ اگر طبیب بتا سکے تو عمدہ بات ہے مگر یہ لوگ بتاتے نہیں۔ وہاں ایک اور امر میری طبی توجہ کے بڑہانے کا باعث پیدا ہوا کہ ڈاکٹر وزیر خان صاحب جو ہمارے شیخ مولوی رحمۃ اللہ صاحب کے بڑے دوست اور مناظرہ آگرہ میں شامل تھے۔ مولوی صاحب کے مکان پر اون سے تعارف ہوا اور اون دنوں میں ایک شریف کو سنگ مثانہ تہا۔ چونکہ فرانس کے ساتھ وہاں کے شہر کا تعلق تہا۔ وہاں سے وہ آلہ جس سے پتھری کو پیسکر نکالتے ہیں منگوایا گیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اوس کو پیسکر نکالا۔ اس کامیاب تجربہ سے مجھے ڈاکٹری طب کا بہت شوق ہوا مگر میری موجودہ حالت اور شواغل اوس طرف جہکنے نہ دیتے تھے۔ ڈیڑہ برس کے بعد مجھے کچھ سکبدوشی ہوئی تو حضرت شیخ المشائخ پیر و مرشد حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل ہوا اور اس طبیب روح کے باعث مدینہ چلا گیا اور اون کے حضور بہت مدت رہا۔ اس درمیان تمام دنیاوی شواغل چہوٹ گئے صرف ایک مخلص عنایت فرما جو عورتوں کے تپ دق سے بڑے ماہر تھے اون سے کبھی کبھی طبی تذکرہ ہوجاتا تہا۔ وہاں کی اقامت میں خود تجربہ کا خیال حضرت شاہ صاحب کی خاص توجہات کے باعث ہرگز نہ ہوسکا۔ واپس ہوا اور گہر میں پہونچا۔ تو آتے ہی مخالفت کا بازار علماء سے گرم ہوگیا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

میں نے ایک طبیب سے مشورہ کیا کہ میں یہاں طب کروں تو اوس نے کہا کہ تم یہاں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ میں مانگ پینے والا آدمی ہوں پھر بھی مجھے اس شہر میں پانچ روپیہ سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ اور تم سنتہ نہ تو مانگتے ہو اور تمہاری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوا کا مفت دینا تمہاری عادت میں داخل ہوگا۔ اور اون سے کسی تقریب میں میں یہ بات بھی کر چکا تہا کہ معاجین۔ شربت۔ اور فصد کا طریق مجھے لمبا نظر آتا ہے۔ تو اوس نے کہا کہ یہاں کے عطار اور جراح مخالفت کریں گے۔ علماء کی مخالفت اسپر علاوہ ہے۔ میں نے توکلًا علی اللہ ایک طالب علم کو کہا کہ یہ سرمہ بناؤ۔

جست	سرمہ سیاہ	زنگار	سفیدہ کاشغری	افیون	سمندر جھاگ
۴ ماشہ	۳ ماشہ	۴ ماشہ	۳ ماشہ	۲ ماشہ	۲۰ ماشہ

اور اسپلر کا ایک اور سرمہ جس میں افیون نہ ہو۔ اور میں نے عصر کے بعد وضو کرتے ہوئے ایک شخص کی آنکھ کو غور سے دیکھکر پہلا قسم سرمہ ڈال دیا۔ اوس کے دیکہا دیکھی ایک اور نے درخواست کی اوسکو بھی ڈال دیا۔ یہ ہمارا پہلا اشتہار تہا۔ صبح بہت سے لوگ آئے اور سرمہ ہی طلب کیا۔ ہمارے شہر میں رطوبت کے زیادہ ہونے سے یہ بیماری بکثرت تہی بعض کو نزلی اور بعض کو معدی آشوب تہا۔ اور بعض کے طبقات العین میں۔ اسلئے ہم نے اطریفل گشنیزی جسمیں گل اسطوخودوس پڑتا ہے۔ اوس کی ہدایت کی۔ اور بعض کے کان کے پیچھے یا کسی کی گردن پر بلسٹر لگا دیا۔ خدا کے ہی عجائبات ہیں اس تدبیر نے بڑی کامیابی کا منہ دکہایا۔ پھر ہمارے ایک اسی برس کے دوست فتح خاں رئیس بہت ملا کرتے تھے اور اون کی اولاد نہ تھی۔ میں نے اون کو اصرار سے کہا کہ آپ شادی کرلیں اور اونہوں نے کہا کہ ہمیں تو کبھی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ مجھے صاحب میزان الطب کا قول بکرا اگر گاہ گاہ میسر شود حکم اکسیر دارد۔ دلیری دیتا اور میں نے کہا کہ آپ یقین کریں کہ آپ کامیاب ہوں گے۔ آخر میرے اصرار پر اونہوں نے شادی کرلی۔ اور میں نے سم الفار اور عمدہ افیون کے ساتھ سیماب کا ایک مرکب بنا دیا اور اوس کے کہانے پر معجون فلاسفہ کی تاکید کردی۔ قدرت الٰہی سے اون کے گہر میں حمل ہوا اور لڑکی تولد ہوئی میں نے ہرچند کہا کہ آپ لڑکی کو کسی اور کا دودہ پلائیں مگر نہ مانا۔ اور قریبًا وہی دوائی پہر دی۔ تو اس سے پہر حمل ہوا اور لڑکا پیدا ہوا۔ جو اب اللہ کے فضل سے محمد حیات نام اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ اور مجھے ہمیشہ اپنا چچا ہی لکہا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اوس کی حیاتی میں بہت برکت دے۔ کیونکہ میرے نہایت پیارے دوست کی یادگار رہے۔ اور ہمارے نواح کے گاؤں میں ہماری طب کا غیر معمولی چرچا پہیل گیا۔ اور جموں سے ایک شخص جو اسوقت بہی افسر پولیس ہیں وہ مدقوق ہوکر علاج کے لئے میرے پاس آئے اور شہر میں وہ ہمارے پڑوسی تھے۔ اون کا نام لالہ متہرا داس ہے۔ اس کے علاج تو بہت کئے اور کامیابی ہوئی۔ اور اس اثنا میں دیوان کرپا رام وزیر اعظم جموں کا گذر پنڈ دادنخان میں ہوا۔ بہرحال دیوان صاحب اور لالہ متہرا داس کے ماموں بخشی صاحب نے سرکار جموں سے ذکر کیا۔ اون دنوں میں ایک بیمار ایسے فالج میں گرفتار ہوا جس کا فالج پاؤں کے اطراف عصب سے شروع ہوا اور روز مرہ بڑہتا گیا۔ پہر ہاتھ بہی مفلوج ہوگئے۔ اوس کے باپ نے میری طرف رجوع کیا۔ طب یونانی اوس مرض سے جہاں تک میرا علم ہے خاموش ہے۔ قواعد کلیہ سے کام لینا اوسوقت میری طاقت سے باہر تہا۔

(باقی آئندہ)

الواح الہدیٰ للرجال والنساء

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رات دن یہی فکر رہتا ہے کہ کس طرح سے دنیا میں تقویٰ اور طہارت پھیلے اور زمین نیکی اور ہدایت سے بھر جائے آپ ہمیشہ ایسی تجاویز سوچا کرتے ہیں اور سوچا کیا کرتے ہیں خدا آپ کے دل پر [illegible] رہتا ہے جس سے مخلوق الٰہی سیدھے راستہ پر آجائے اور بداعمالی اور بدی اندر [illegible] اٹھ جائے - ۲۵ جون کی صبح کو آپ احباب کے ساتھ سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے - رستہ میں فرمایا ہماری کوئی تصنیف ایسی نہیں [illegible] کے ذرایع بیان نہ کئے گئے ہوں - اور اخلاق حسنہ کے حصول کے وسایل کا ذکر نہ کیا گیا ہو - ہر ایک کتاب میں ان باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے - [illegible] مخالفوں کے مباہلات اور بداندیش دشمنان دین کی [illegible] ہی [illegible] نہیں ہوتے بلکہ خود کو [illegible] اور [illegible] کتابیں لکھی جاتی ہیں لیکن اب میرے دل میں [illegible] اور [illegible] کے واسطے جوش [illegible] اور وہ یہ ہے کہ لمبی کتابوں کا پڑھنا سب کے واسطے آسان نہیں ہوتا [illegible]

[illegible]

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ

۱۱ - جون ۱۹۰۷ء - فرمایا - ہمارا ایک پرانا واقف ہندو ہے - اس کا خط آیا تھا - کہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیرخواہ ہیں - سرکار کو غلط فہمی ہوئی - میں نے اسے خط لکھا ہے - یہ تمہاری غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیرخواہ ہیں - اس سلوک کو دیکھا جائے - جو گورنمنٹ نے ان کے ساتھ کیا ہے - کہ انکو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام معزز عہدوں پر انکو [illegible] اور پھر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انھوں نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بدخواہ ہی نہیں بلکہ نمک حرام [illegible] معلوم ہوتا ہے - کہ آریوں کی فطرت میں یہ بات ہے - کہ اپنے محسن کیساتھ [illegible] کریں -

فرمایا - [illegible] اپنا تعلق آریوں سے بالکل علیحدہ کر لو -

ناجائز وعدہ

ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی - کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے - اب اسکو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں - فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھائیں گے - خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے - علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں - منگنی نکاح نہیں ہے - کہ اس کا توڑنا گناہ ہو -

شاعری

ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اسکے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا - فرمایا - یہ [illegible] ہے - کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں - اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق [illegible] اس بات کا ہے کہ کوئی شخص [illegible] کوئی نظم لکھے - اور اتفاقی طور [illegible] ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں [illegible] اپنا نام پیدا کرنا چاہتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک شخص [illegible] کیا کرتا تھا اور [illegible] اس کا ہو گیا ہے - فرمایا - خدا کا رسول [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲ - جون ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے [illegible] اور بعض نوٹس کے بار بار پڑھنے میں بہت محنت اٹھانی پڑتی ہے [illegible] حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرماویں - [illegible] فرمایا - ہماری تو [illegible] ہمیں تو شرم آتی ہے جبکہ صحابہ [illegible] کس طرح خوشی کیساتھ انھوں نے خدا کے [illegible]

[illegible]

[illegible] جو شخص باوجود محتاج [illegible] کہ وہ جبری اختیار [illegible] ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا - بادشاہ کی عادت [illegible] کہ بادشاہ کو جذام ہو جائیگا - [illegible] اگر چالیس [illegible]

[illegible] پھر دل سے جل نکلا اور چالیس [illegible] بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا - تب خدا نے اسے شفا دی -

(ایڈیٹر)

مختصر نوٹ

مقدمہ متعلقہ بلوہ راہوں راہوں ضلع جالندھر کے بلوہ کے متعلق کسیقدر حالات اس سے پہلے شایع ہوچکے ہیں اب اس مقدمہ کا آخری فیصلہ ہوگیا ہے اور حکم سنادیا گیا ہے اس میں منجملہ ۲۵ ہندو ملزمان کے ۱۸ کو چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے اور بعد رہائی سب کو تین سال کے لئے حسب حیثیت پانچسو روپیہ سے لیکر ۳ ہزار روپیہ تک نیک چلنی کی ضمانتیں دینی ہونگی۔ یہ ہے برٹش راج کی برکت اور عدالت کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کرکے رکھدیا ورنہ سب انسپکٹر صاحب تھانہ راہوں نے قومی پاسداری اور تعصب کا پورا ثبوت دیدیا تھا اور سب پوسٹماسٹر راہوں نے مسلمانوں کے تار کو روک کر جو گرز مسلمانوں کو پہونچانا چاہا تھا وہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ مگر یوروپین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ نے مقدمہ کی اصلیت کو نکال لیا۔ مسلمانان ہندوپنجاب خصوصاً راہوں کے مسلمان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کے جسقدر شکر گزار ہوں کم ہے۔ انہوں نے اونکی جان اور مال اور آبروہی کو نہیں بچایا بلکہ ایک خطرناک جرم سے اون کو مخلصی دی ہے ملزم اپنے کیفر کردار کو پہونچ چکے لیکن میں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع جالندھر کو اس امر کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جبکہ سب انسپکٹر پولیس راہوں کی کارروائی اس مقدمہ سے متعلق اعتراض سے خالی نہیں اور اس کے مذہبی تعصب اور پاسداری کا کھلم کھلا ثبوت ملتا ہے تو پھر کیا صاحب موصوف کی معدلت گستری سب انسپکٹر موصوف کے متعلق ایسا نوٹس لینے پر انہیں مجبور نہ کریگی جس سے دوسروں کو عبرت ہو مجھے یقین ہے کہ صاحب موصوف ضرور نوٹس لیں گے۔ ایسا ہی **پوسٹماسٹر جنرل** پنجاب کو ایسے مفسد اور ضرر رساں سب پوسٹماسٹر کو کافی سزا دینی چاہئے میرے خیال میں اگر قانونی طور پر ایسے سب پوسٹماسٹر کو کوئی سزا نہ ملائی جاسکے تو مسلمانان راہوں کو درگذر نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کا تار روک دینے کیوجہ سے کچھ عرصہ کے لئے غریب **مسلمانوں کو سخت دکھ** اٹھانا پڑا۔ بہرحال یہ ہندو عہدہ داران راہوں اس قابل ضرور ہیں کہ انکو حاکمانہ طور پر معقول سرزنش کیجاوے۔

اسی بلوہ کے متعلق اس امر کا بیان کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج راہوں کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحب اور بعض ممبران نے جو کمال دکھایا ہے وہ فیصلہ عدالت سے ہویدا ہے اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب راہوں کی سماج کے متعلق کیا کہتی ہے؟ کیا اسے پولیٹیکل پارٹی مانیگی یا مذہبی اور اخلاقی تعلیم دینے والا گروہ۔ اس سماج نے آج سے نہیں عرصہ سے مسلمانوں کے خلاف فساد کرنیکا ارادہ کیا ہوا تھا کیونکہ یہ گنڈر پال جیسے بدزبان اور اشتعال دلانیوالے بے باک پرچہ کو بار بار راہوں میں بلاکر مسلمانوں کے خلاف لیکچر دلوائے۔ غریب مسلمان تھے درویش بجان درویش خاموش ہو رہے۔ آخر وہ بیگنی رنگ کھل گیا۔ اور ظالم اپنے کیے کی سزا پانے کو جیل جا پہونچے۔

زلزلہ کا دھکا ۱۹ ماہ رواں کو کشمیر میں ایک سخت طوفان باد و باراں کا آیا اور اس کے بعد زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ ہفتہ کے روز آدھی رات کے وقت ایک اور جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا تھا ہوا میں خنکی آگئی ہے۔

آریونکی زباندرازی بدستور جاری ہے ایکطرف تو آریہ لیڈر اپنی برأت کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اون کے مقاصد کی انتہا تعلیم ہے دوسری طرف آریہ قوم کے نونہال اپنی بدزبانیوں اور شوریدہ سری سے باز نہیں آتے۔ پرکاش میں جس قسم کے مضامین شایع ہو رہے ہیں انپر ایک الگ مضمون بھیجا لکھاہے جو عنقریب شایع ہوگا۔ ۱۵ رجون ۱۹۱۹ء کے مسافر میں جو پہلے سے باوجودیکہ ہتک عزت نویسی کے مقدمہ میں مبتلا ہے ایک مضمون "پریشان وزیر ہند" کے عنوان سے لکھا ہے جسمیں مسٹر مونٹیگو پر نہایت ہی بیجا اور بیہودہ حملے کرتا ہے یہ وہی مسافر ہے جسکی امداد کے لئے بعض آریہ اخباروں نے قوم کو متوجہ کیا تھا کیا یہ طریق ثابت نہیں کرتا کہ انکی بدزبانی ابھی تک بدستور جاری ہے؟

ایک ضروری چٹھی

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل سرکلر لیٹر احباب کو بھیجی ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت توجہ طلب ہے اس خیال سے کہ اسپر فوری توجہ ہوسکے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علٰے رسولہ الکریم۔

از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان (مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۱۹ء)

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابتدائے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے ایک انجمن آپکے پیروؤں کی قائم کیگئی تھی جسکا نام خود حضرت اقدس نے صدر انجمن احمدیہ تجویز فرمایا اس انجمن کے قائم کرنیکی غرض یہی تھی کہ سوائے لنگرخانہ کے جسقدر کام سلسلہ احمدیہ کر رہا ہے وہ ایک ضابطہ کی صورت میں آجاویں چنانچہ انجمن کے قواعد کی پہلی تین دفعات جو پہلے بھی کئی دفعہ شائع ہوچکی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) انجمن ہذا کے اغراض حسب ذیل ہونگی۔ اشاعت اسلام تعلیم دینی و دنیوی۔ انتظام قبرستان تقسیم زکوٰۃ۔ امور متفرقہ متعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح کی امداد کرتا ہو وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخ ہوگی۔

چنانچہ اسی سال ۱۹۰۶ء میں یہ انجمن باضابطہ رجسٹری بھی ہوگئی اور اسوقت تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ دینیات۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز و تعلیم الاسلام مقبرہ بہشتی۔ ایک کتبخانہ اور کئی ایک مساکین اور یتامیٰ کا اہتمام اس انجمن کے سپرد ہے مگر ان کاموں کو چلانا ایک یا دو یا چند آدمیوں کا کام نہیں بلکہ یہ فرض کل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہے اور سب کے سر پر یکساں ذمہ واری ہے۔ ہر ایک شخص جو بیعت میں داخل ہوتا ہے جبتک وہ ان اغراض میں ہمارا معاون نہیں ہوتا اسکے داخل ہونیسے سلسلہ کو کچھ فائدہ نہیں۔ دوسری طرف ایسے لوگ جو ایکدفعہ بیعت کرجاتے ہیں اور پھر ان کو اس سلسلہ کی کارروائیوں اور تحریکوں اور ان تازہ نشانوں سے

جو اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کیلئے دکھا رہا ہے کوئی اطلاع نہیں ہوتی وہ خود بھی انہیں داخل ہو کر کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور تیسرا امر یہ ہے کہ وہ چندہ کام جنکا جاری رکھنا اہم اغراض سلسلہ میں سے ہے انہیں آسے دن اسوجہ سے مشکلات پیش آتی رہتی ہیں کہ ان کے قیام میں سب احباب برابر حصہ نہیں لیتے اس سے نہ صرف بعض کاموں میں رکاوٹ ہی پیدا ہوتی ہے بلکہ جب کبھی کسی تحریک کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں چند احباب کو بار بار مخاطب کرنا پڑتا ہے اسلئے مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے ان ضروریات کو محسوس کرکے یہ تجویز کیا ہے کہ جہاں احمدیوں کی معتد بہ تعداد ہو وہاں ایک مقامی انجمن قائم کیا دے جو اس انجمن کی ایک شاخ ہو۔ اور اس کام کو زیادہ منضبط کرنے کے لئے یہ بھی ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں صدر مقام ضلع میں یا اگر صدر مقام ضلع میں احمدی جماعت کی تعداد کافی نہ ہو تو کسی دوسرے مقام میں جہاں جماعت کی تعداد کافی ہو ایک بڑی انجمن قائم ہو جو اپنے ضلع کی تمام انجمنوں کا انتظام کرے اور چندوں کی وصولی وغیرہ کا اہتمام کرے اسی غرض کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ پہلے جہاں جہاں کوئی انجمن قائم ہے اسکی حالت کو دیکھا جائے کہ آیا ایسی بڑی انجمنیں جو اپنے اپنے ضلع میں باقی کل انجمنوں کا بھی انتظام کرسکیں کہاں کہاں موجود ہیں اس غرض کے لئے مجلس معتمدین نے اپنے سالانہ اجلاس میں مندرجہ ذیل چند سوال تجویز کئے تھے جن کا جواب اس مجلس میں پیش ہو کر آخری فیصلہ اس امر کے متعلق ہونا تھا مگر باوجودیکہ ان سوالات کو اخبار میں شائع کئے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ گذر گیا ایک آدھ انجمن کے سوائے کسی کیطرف سے کوئی جواب نہ آیا اور جہاں سے جواب آیا وہ بھی تسلی بخش نہ تھا لہذا بذریعہ خطوط پھر احباب کو توجہ دلائی گئی مگر اس کا نتیجہ بھی سوائے اس کے کچھ نہیں نکلا کہ تین چار انجمنوں کیطرف سے جواب آئے ہیں یہ سستی بہت نقصان رساں ہے لہذا اب میں سہ بارہ یہی سوالات آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں کہ انپر غور کرکے بہت جلد ہر ایک سوال کا تفصیل کے ساتھ اور نمبروار عطا فرماویں وہ سوالات جنکا جواب ہر ایک انجمن کو دینا چاہیئے یہ ہیں۔

(ا) تعداد ممبران کسقدر ہے ؟

(ب) نام و فرائض عہدہ داران کیا کیا ہیں ؟

(ج) ممبر ہونے کی کیا شرط ہے ؟

(د) قواعد و ضوابط انجمن کیا ہیں ؟

(ہ) وصولی چندہ کسطرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کسقدر ہے جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کیطرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کا الگ الگ چندہ اور کل میزان کیا ہے۔

(و) اگر وہ انجمن کسی ضلع میں ہے تو اور کسقدر انجمنیں اسکی متعلق ہیں اور انکی ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا انکا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست ؟

(ز) انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے یا انکو اس سلسلہ کی ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہوا ہے ؟

(ح) انجمن کی جلسے ہفتہ وار ہوتے ہیں یا نہیں اور نہیں و سط حاضری ممبران کسقدر ہوتی ہے ؟

(ط) انجمن کی کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا ؟

ان سوالات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انجمن کی غرض انکی پوچھنے سے کیا ہے۔ پہلا منشا یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی اصل تعداد کا اندازہ لگ سکے اور اسطرح پر جس بیعت کی تکمیل ہوگی جسکے لئے خود حضرت اقدس کئی دفعہ تاکیدی ارشاد فرما چکے ہیں جماعت کو بھی کئی دفعہ تاکید کی گئی مگر ابتک یہ کام تکمیل پذیر نہ ہوا۔

دوسری غرض انجمن کی یہ ہے کہ ہر مقام پر احمدی احباب کی انجمن قائم ہو کر انکا باہمی میل جول تعارف اور تعلقات بڑھیں خدا نے اس سلسلہ کو ایک سلسلہ بنا لیا ہے اور جب دوسرے لوگوں سے ہمارا اس قسم کے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں تو ضروری ہے کہ ایسے تعلقات باہمی پیدا ہوں۔

تیسری غرض وصولی چندہ اور حسابات کا اندازہ لگانا کہ ہر ایک مد کے لئے کسقدر ماہوار چندہ کسی جگہ سے آسکتا ہے شاید بعض احباب کو یہ اطلاع ہی نہ ہو کہ کون کونسی مدات اس سلسلہ میں قائم ہیں اسلئے میں اسبات کا ظاہر کر دینا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ کی مدات میں سے سب سے پہلی مد اور سب سے ضروری مد لنگر خانہ کی ہے یہ وہ مد ہے جو سب سے پہلے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی اور اسی کا وجود سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ جو لوگ یہاں آتے ہیں خواہ وہ اپنے احباب ہیں جو اپنے آقا و محبوب کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور آپکی صحبت سے ایمانی ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یا وہ لوگ ہیں جو طالب حق ہیں انکے لئے لنگر خانہ کا انتظام از بس ضروری ہے کیونکہ ایک گاؤں میں ہر ایک اپنی ضروریات خورونوش کا خود انتظام نہیں کرسکتا۔ اسی مد میں وہ اخراجات بھی شامل ہیں جو مہمانخانہ کی تعمیر یا خطوط کا جواب دینے یا بعض کتابوں کے طبع کے لئے حضرت اقدس کو کرنے پڑتے ہیں ایسا ہی حضرت اقدس کے گھر کے مصارف بھی اسمیں شامل ہیں۔ اس مد کا اہتمام حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے اور سلسلہ میں کوئی ایسا آدمی نہ ہونا چاہئے جو اس مد میں کچھ نہ کچھ اعانت نہ کرتا ہو خواہ وہ کیسی ہی قلیل ہو مگر جو لوگ اچھی استطاعت رکھتے ہیں انکو دل کھولکر اسمیں مدد دینی چاہئے۔ اسمیں انکی اپنی بہتری ہے کیونکہ جو مال خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے خدا اسکا عوض دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دونوں جگہ دیتا ہے۔ دوسری مد مدرسہ کی ہے جسمیں اسوقت خدا کے فضل سے تین سو کے قریب طلبا کی تعداد پہنچ گئی ہے اور دن بدن ترقی ہورہی ہے اسکے اخراجات بھی کثیر ہیں اور چونکہ اس مدرسہ کا اجرا تائید و نصرت سلسلہ کے لئے ہوا اور خود حضرت مسیح موعود نے کیا اسلئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس مد میں بھی کچھ نہ کچھ چندہ حسب استطاعت دے چنانچہ خود حضرت اقدس نے بھی اسکے لئے اشتہار دیئے ہیں جسمیں آپ نے یہ لکھا ہے کہ ہر ایک شخص ضرور اس مد میں چندہ دے اسکا خرچ اسوقت اکہزار روپیہ مستقل ماہوار ہے اور عمارت کے کثیر اخراجات مزید برآں ہیں۔ تیسری مد میگزین ہے یہ میگزین انگریزی میں بلاد غرب میں مفت تقسیم ہوتی ہے چونکہ ہندوستان کے باہر اشاعت اسلام اسی ذریعہ سے ہوتی ہے اسلئے جو لوگ اشاعت اسلام کے لئے اپنی دل میں تڑپ رکھتا ہے وہ اس دینی جہاد میں اپنے مالوں سے مدد کرکے اللہ تعالیٰ کے پاک وعدوں کے مستحق بنیں پھر ایک مد صدقات کی ہے جسمیں ایک مساکین فنڈ اور ایک یتیم فنڈ اور اسکے علاوہ زکوۃ کا روپیہ بھی آتا ہے جو مستحقین میں تقسیم ہوتا ہے اور جس سے بہت سے غریب لوگ فائدہ اٹھا کر بسر کار ہو جاتے ہیں اور پھر اس سلسلہ کی اعانت میں حصہ لیتے ہیں ایک مد مقبرہ کی ہے جسکے لئے رسالہ الوصیت کو پڑھنا چاہیئے۔

غرض جگہ جگہ انجمنیں بنانے اور ان باہمی تعلقات قائم کرنے سے یہ ہے کہ کل جماعت وقتاً فوقتاً ہر قسم کی ضروری تحریکات اور اس سلسلہ کی ضروری ہدایات سے آگاہ ہوتی رہے۔ غرضیکہ یہ چند ایک ضرورتیں ہیں جنکو مد نظر رکھ کر میں آپ لوگوں کی خدمت میں یہ عریضہ پیش کرتا ہوں کہ آپ ان اغراض میں اس انجمن یعنی سلسلہ احمدیہ کی اعانت کریں اور اس کے منشاء کے مطابق جگہ جگہ انجمنیں قائم کریں جہاں ابتک انجمنیں قائم ہیں وہ ان تفصیلوں کو درست کرکے جواب دیں اور جہاں انجمنیں قائم نہیں ہیں وہ ایسی انجمنیں قائم کریں جو چھوٹی انجمنیں ہیں وہ یہ اطلاع دیں کہ وہ کس بڑی انجمن کیساتھ تعلق پیدا کرسکتی ہیں اور جو بڑی انجمنیں ہیں وہ کسقدر علاقہ میں اور کتنی انجمنوں کا انتظام کرسکتی ہیں ان اغراض میں اور ضلع وار فہرستیں تیار کرنے میں یہ انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ بھی ہر قسم کی مشکلات میں مدد دینے کے لئے تیار ہے اگر ہمارے احباب تھوڑی سی کوشش بھی کریں تو تین چار ماہ میں ضلع وار فہرستیں تیار ہو سکتی ہیں رکھنا انہیں اخراجات پیش آئینگے مگر جب ایک بڑی بھاری جماعت سے وصولی چندہ ہوگی تو اس مد میں بھی اخراجات بھی نکل آئینگے بلکہ سلسلہ کی مدات کو بھی بڑی بھاری اعانت پہنچیگی دیہات میں جہاں تھوڑے بیدار لوگ ہوں ہیں اور شریف کے سو قسم پر اگر علاقہ کی صورت میں چندہ فراہم کیا جاوے تو بہت کچھ کامیابی کی امید ہوسکتی ہے اگر وہ احباب جنکے پاس یہ عریضہ پہنچا چاہتا ہے کوئی کارروائی انکے متعلق کرنا چاہیں اور کسی قسم کا مشورہ لینا چاہیں تو وہ

نوٹ: ایسی انجمنوں کے عہدیداروں کے نام بھی تحریر کرنے چاہئیں تا بوقت ضرورت صدر انجمن احمدیہ ان سے براہ راست خط و کتابت کرسکے۔

اسلام کے نادان دوست

[illegible] قرآنی اور احادیث رسول [illegible] کی غلط فہمی سے
[illegible] دشمنان اسلام و مخالفان [illegible]
[illegible] والزامات [illegible] کا موقعہ دیا ہے [illegible]
[illegible] آج کل ہمارے علاقہ میں استنافی ملانوں کی
[illegible] اونہوں نے طاعون کے بارہ میں دیا اسلام اور
اہل اسلام [illegible] کے ساتھ منقل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے
[illegible] جاہل [illegible] مخالف ہیں ان مردہ شو اور
[illegible] سے دل و ذہن
[illegible] مسلمانوں کی [illegible] کو دیکھ یار سے رحم کے
[illegible] مسلمانان موضع [illegible] تنزال
[illegible] اس شد ملانوں سے یہ حکم سنا یا ہوا کہ جو مسلمان
[illegible] مسلمان سے باہر [illegible]
[illegible] جن لوگوں
[illegible] زندہ [illegible]
[illegible] اور مر رہے ہیں [illegible]
[illegible] اور پاس کے بند مکانات کے اندر
[illegible] اور مریضوں کی قے اسہال سے اسقدر تعفونت
[illegible] کہ گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار
مکانوں [illegible] سوا سے یہیں مسلمانوں کو ہلاک
[illegible] کہتے ہیں کہ اسلام میں وضو غسل وغیرہ کی
[illegible] ہے مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا
مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے جب تجربہ سے ثابت ہو گیا
کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا
میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ ہیں فطرتاً غلاظت و بدبو
سے متنفر ہے تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی
اور صحیح تجربہ کے خلاف کیوں تعلیم دی؟"

افسوس ہمارے [illegible] محض استفاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر
نکلنے میں کہیں اسبات میں کمی واقعہ نہ ہو قرآنی آیات ولا تلقوا
بایدیکم الی التھلکۃ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق
پروا نہیں کرتے اور بطور علاج کے کہلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل
[illegible] ناواقف اور سادہ لوح لوگوں کے زیورات و پارچات
[illegible] اپنی چھوٹ سے لوٹ رہے ہیں چنانچہ ان کے
مواجھہ [illegible] سینکڑوں روپئے انہوں نے طرح طرح کے
[illegible] وصول کئے کوئی تعویز گنڈا سے پیٹ پالنا ہے کوئی اپنا ہی
[illegible] کو یا اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق
[illegible] لیکن کسی دوسرے خیر خواہ کی خیر خواہی اون کے
نزدیک [illegible] عوام کا انعام تو یہ کہکر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے
ہو کر رہیگا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم بیش نہیں ہو سکتا
یا ہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے تم لوگ شہیدی چھوڑکر کیوں بھاگے ہوئے
ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ جو مون کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے
میں ذرا احتیاط نہیں۔ [illegible] نے ایک عورت ساکنہ تنزال کو یہ کہتے سنا کہ
[illegible] ہمارے گھر سے مردہ جو سے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے

نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے بھلا ان ملانوں سے
کوئی پوچھے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی
واللہ یعصمک من الناس کیوں مکہ مبارکہ سے بھاگ غار میں
پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی یا نعوذ باللہ انہوں
نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کہائی اگر قبل از اجل سے ہلاکت
کا اندیشہ نہیں تو حضرت نوح علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون
یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّی کا
کیا مطلب ہے بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک اور کفر ہے تو آنجناب
صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب انشیوں کو بوجہ ناموافقت آب وہوا مدینہ
طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا کہ
صحرائی خدا میں صحت بخشی کی قوت زیادہ تھی۔ اسلام کے نادان
دوستو تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام بھی بدنام ہو گیا اگر تم میں
خداترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا تو طاعون کے اصل علاج یعنے
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں
اس عذاب سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب
ہلاکت ٹھہرتے میں حیران ہوں کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور
روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تناسب مشربی کی وجہ سے
تم نے پس پشت ڈالدیا تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے
مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تھا یعنے حدیث "فلیس من
عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ الخ" اور "اذا
سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض
وانتم بہا فلا تخرجوا فرارًا منہ" میں وہ فرار ممنوع اور منہی عنہ
ہے جو دوسری زمین میں ہوتا کہ اس زمین کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا
نہوں متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید
فرمائی ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد - اس نقل
مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان
سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو۔ شہر کی زمین شہر میں داخل
ہے باہر نہیں قرآن شریف میں ہے سقنٰہ لبلد میت
والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ ظاہر ہے کہ
کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گھروں میں حدیث کا یہ جملہ
"واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ" بتا رہا ہے
کہ تقدیر۔ توکل کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ورنہ
طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف کیونکہ وہاں بھی وہی خدا
اور وہی تقدیر ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سنکر
واپسی کا حکم دیا تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا "افرارًا
من قدر اللہ" کیا آپ تقدیر سے بھاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا
نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ یعنے ہماگنا بھی خدا کی تقدیر سے
اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو
ہلاکت میں ڈالنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق المبطون
شہید والملعون شہید" پڑھ یا سنکر کرٹن آئیل وغیرہ
تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو ہلاک کرے تو کیا ایسا جاہل
عند اللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان
نماز روزہ سے غافل شرک۔ چوری۔ زنا وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب
سے مر رہے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحبان بتادیں کہ یہ سب کے سب انکے
نزدیک زمرۂ شہدا میں داخل ہیں میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی
مثل کے مصداق ہیں "رہ راہ جاندا ماریا دم ۔ ۔ ۔ شہیدا بیشک"

(راہ)

طاعون سے مرنیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصًا مسلمانان دولمیال۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما اور من رمیٰ مومنًا بکفر فھو کقتلہ۔ اور یہاں کے لوگ ہم کو باوجودیکہ ہم خدا اور رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بھی کافر۔ ملعون۔ مرتد کہنے میں ذرہ نہیں ڈرتے کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے۔ مسجدوں بیٹھکوں گلیوں میں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ مرزا جی نے اسلام کو بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ کیوں محض اسلئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ اون کو انیس سو برس سے بغیر طعام خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ اون کو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام کو منسوخ کر دیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بھی ہے کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہ برسائیگا مردے زندہ کریگا وغیرہ وغیرہ۔ اب ہم کو کافر کہنے والے ذرہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کے رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم و مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جاوے جنکی لاشیں سہا لینے سے تم لوگ اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آ گئے رات کے اندھیرو اور طوفان بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر ”شور قیامت برپا ہے“ کیا پہلے ہی سے تم کو اسکی خبر نہیں دیگئی۔ فصلوں کا کیڑے اور کنگی سے ضایع ہو جانا۔ ہر روز بارش اور آندھی کا آنا۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا جلانا آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف گذارہ نہیں۔ کیا اب بھی اے غافلو ”آسمان ٹوٹ پڑا سارا“ نہیں۔ سو یاد رکھو کہ بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی چھٹکارا نہیں۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم بالآخر میں اپنے علاقہ کہوں کے رئیس الکذبین کو ذیل کے چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتویٰ کفر سے باز آ کر میرے لئے ثواب کا موجب ہوں۔

نظم

کیسے بہانی میں گناہی تھی گھاہی آسمان — ہر دو نشانی پر سیاہی آ کر ہائی جس نشان
کیسے ماتھے بیچ جس سے آتا آگیا — کس بہانہ بیچ جانا ہو روانہ قادیان
وہ پیارا سوہنا سا نادرن ہار جس سنوارا — فرش بہار سہ یار اکر نظارہ دلستان
ہندو ناری ہی نصاریٰ مار گئے کر ذلیل — مر گیا [illegible]
(۱۹ مارچ کا واقعہ)

ساتھ ڈوئی جو کہ موسیٰ سمجھے کوئی کر خیال — حق نیکوئی راستگوئی پیشگوئی ہو عیاں
جیوسا می لیکھرامی خود ناکامی میں گئے — چھوڑ خامی دید حامی کر جزامی ہندواں
سوم اول دوم اچھر سوم انکی رشتہ دار — اودم و اسے ہو ہم کا سے موم و انگریزاں
خود تصوری ہو تصوری بات پوری کر گیا — اسکا دوری پھر لا سوری دعوی طور کی کھاں
چھوڑ الاجو منہ کا الطوق ذلت گل میں ڈالا — ڑکا یا لا بھی سمہا لا قہر بالا نا کہاں
جس دنانی کر نادانی جس نشانی طلب کی — غم حیرانی میں و نانی عمر فانی رائگاں
جب چھپائی تھی گواہی ڈاہیل آ تھم پھر نہ پائی — کچھ نہ آئی کام بھائی اس خدائی ناتواں
دولمیالی ساتھ خالی خستہ حالی میں مرا — دسنے پیالی رنج والی جس نکالی کلک جان
رعب شنایا ہر جا چھایا دین نجالب کر دکھایا — جس بلایا و گرایا ایسا تہ پا یہاں
قادیانی آسمانی ان کو مانی اے عزیز
فانی کیڑے جانی ان کے جانی دشمن مہلو نشان

کرمداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

۸ جون سنہ ۱۹۰۷ء کو جو جلسہ انجمن بٹالہ

اس میں جناب خان صاحب میاں حسین بخش پنشنر ڈسٹرکٹ جج و ممبر اعظم نے جو تجویز پیش کی کہ تا لوزن (کالونی) آبادی بل کے پنجاب کی منسوخی ایک اعلے درجہ کا احسان گورنمنٹ قابل شکر ہے۔ اس کے متعلق عالیجناب حضور وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند و جناب نواب لفٹنٹ گورنر ملک پنجاب کا شکریہ بجا لایا جاوے۔ یہ تجویز جلسہ میں پاس ہوئی۔ اس کے بعد منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے تجاویز ذیل پیش کیں۔

(۱) کہ جو جلسہ اخیر مئی سنہ ۱۹۰۷ء کو نسبت ہمدردی لالہ لاجپت رائے بٹالہ میں ہوا ہے۔ اوس کو اور اوس قسم کے دیگر جلسوں کو یہ انجمن سخت ناپسند کرتی ہے۔

(۲) جلسہ مذکورہ بالا میں جو ہمارے شہر کے معزز مسلمان بھائیوں کی انجمن (منشاء غرض ۵۔ انجمن مطیع سرکار بٹالہ) کوئی بھی شامل نہیں ہوا یہ انجمن ایسے صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۳) اجیت سنگھ وریدہ دہنی اور فضول شورش پیدا کرنیکا خواہشمند جو ۲ جون سنہ ۱۹۰۷ء کو امرتسر سے نہایت شرمناک حالت میں گرفتار ہوا۔ اس انجمن کو ایسے شریر کی گرفتاری سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ اوس نے اپنے کئے کی سزا پائی۔ اور نا عاقبت اندیش لوگوں کو ایسے لچر اور بیہودہ لوگوں کی اصلیت معلوم ہوگی۔

ایسی تجاویز اور اس قسم کے بحث متعلق خیر خواہی سرکار کی طرف دعوت بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کر سکتی ہیں رعایا ہند کو کامل طور سے متوجہ ہو کر اور ہمیشہ احسانات سرکاری یاد کر تازہ کر کے شورہ پشت لوگوں کو اپنے عمل اور فعل سے ان کے ساتھ نیک سبق دیکر اون کے بد خیالات کی اصلاح کرتے رہنا نہایت ضروری ہے۔

الراقم خاکسار عزیز الدین احمدی اوا بل و منشی فاضل
سابق طالب علم اسلامیہ کالج لاہور

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حاکم یہ جواب سنکر حیرت زدہ سا ہوگیا۔ کیونکہ اوس کو خیال تہا کہ یہ انکساری اور عاجزی کی باتیں کریں گے۔ اور اس قید اور پریشانی کی حالت میں ان کی بہادری کا جذبہ ٹھنڈا پڑگیا ہوگا۔ اوس کو یہ شبہ ہوگیا کہ یہ سردار ہیں چنانچہ یونانی سرداروں سے جو اس مجلس میں بیٹھے تھے حاکم نے یونانی زبان میں کہا کہ "معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اس فوج میں بڑا افسر ہے اور کچھ عجب نہیں کہ یہی سالار فوج ہو" وردان یونانی بیٹھے تھے۔ اونہوں نے سوچا کہ اگر واقعی حاکم کو معلوم ہوگیا کہ یہی سالار فوج ہیں تو اون کو قتل نہ کرڈالے۔ اس لئے قبل اس کے کہ حاکم کا حیلہ پورا ہو اونہوں نے عمرو بن العاص کیطرف کنکھیوں سے اشارہ کرکے خفت یہ کہنا شروع کیا کہ تم کیوں ایسی فضول باتیں کہتے ہو۔ اور ان کے کہنے کا کیا استحقاق رکھتے ہو۔ کیا تم کو فوج کے سرداروں نے اپنا قائم مقام کرکے بہیجا ہے۔ جو تم اون کی طرف سے گفتگو کرتے ہو۔ کیا تم یہ دعوی کرسکتے ہو کہ تم کو اون کے ارادے سے واقفیت ہے؟"

یہ سنکر حاکم کا خیال بدل گیا۔ لیکن اس جرأت اور جسارت سے وہ سخت حیران تہا اور اس وقت اور بہی حیرت بڑھ جاتی تہی جب یہ خیال آتا تہا کہ متکلم محض ایک معمولی عربی سپاہی ہے مسلمہ بن مخلد نے کہا کہ جناب ہمارا افسر بہ نسبت جنگ کے صلح کا زیادہ خواہاں ہے لیکن قبل اس کے کہ وہ جنگ یا صلح کا فیصلہ کرے ایک مجلس منعقد کرنا چاہتا ہے جسمیں تمام بڑے بڑے سردار اوسکی فوج کے مجتمع ہو کر یہاں کی حالت کے لحاظ سے صلح یا جنگ پر غور کریں گے۔ اگر آپ ہم کو واپسی کی اجازت دیں تو ممکن ہے کہ اوس مجلس میں ہم آپ کی کیفیت اور مکارم اخلاق کا تذکرہ کریں۔ حاکم نے یہ سنکر اون کو واپسی کی اجازت دی۔ راستہ میں مسلمہ نے عمرو بن العاص سے کہا ہی کہ آج تم کو وردان کے چکمہ نے موت سے نجات دلائی۔

واپسی کے بعد مجلس منعقد ہوئی اور اوسمیں یہی اقرار پایا کہ سختی کے ساتھ محاصرہ جاری رکہا جائے چنانچہ ۱۴ مہینہ تک اس محاصرہ نے طول کھینچا اسی درمیان میں ہرقل مرگیا۔ اور اہل روما سلطنت کی اندرونی شورشوں میں گرفتار ہوگئے۔ الغرض آخر ۲۰ھ ماہ محرم میں جانباز مسلمانوں نے جان توڑ کر ایک مرتبہ چڑہائی کی۔ اور اوسی دن فتح کرلیا۔ اور مندرجہ ذیل الفاظ میں امیر المومنین حضرت عمر رض کے پاس فتح نامہ لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من جانب عمرو بن العاص بجانب خلیفہ عمر بن الخطاب علیہ سلام اللہ تعالے و برکاتہ اما بعد میں نے اللہ تعالی کی امداد سے یہ شہر اسکندریہ جو اس ملک کا پایہ تخت ہے فتح کرلیا۔ میں اسکی زیادہ صفت کیا بیان کروں یہی کافی ہے کہ میں نے یہاں چار ہزار ایسے مکانات پائے جنمیں حمام بہی بنے ہوئے ہیں۔ چالیس ہزار یہودی ہیں جو جزیہ ادا کریں گے۔ اور چار سو امرا اور حکام کے بازی گاہ ہیں۔ بارہ ہزار کونجڑے ہیں جو صرف سبزی اور ترکاریاں بیچتے ہیں۔

اسی خط میں اونہوں نے حضرت عمر رض سے یہی درخواست کی کہ میں اس ملک کا پایہ تخت کہاں بناؤں۔ حضرت عمر نے مخبر سے دریافت کیا کہ کیا اسکندریہ کے اور میرے درمیان میں دریائے نیل بہی حائل ہے؟ اوس نے کہا کہ طغیانی کے زمانہ میں بیشک حائل ہوجاتا ہے۔ تو حضرت عمر رض نے حکم میں لکہا کہ تم ایسے مقام پر پایہ تخت بناؤ جہاں میرے اور مسلمانوں کے درمیان میں پانی کسی موسم میں حائل نہ ہو تاکہ اگر کسی وقت میں آنے کا ارادہ کروں تو بلا وقت آجاؤں۔ چنانچہ عمرو بن العاص رض اسکندریہ کو چھوڑ کر حصن بابل کیطرف آئے جہاں کچھ دنوں پہلے اسلامی لشکر رہ چکا تہا۔ اور وہ خیمے ابتک بدستور قائم تھے۔ اوسی مقام کو پایہ تخت بنایا اور وہاں جامع مسجد اور مکانات وغیرہ بنا لئے اور اوس کا نام فسطاط (خیمہ گاہ) رکہا۔ جو اب اگرچہ بالکل برباد ہوگیا ہے۔ مگر عمرو بن العاص رض کی جامع مسجد بدستور قائم ہے اور اوس اسلامی عظمت و جلال کی اور اوس کے مینارے فاتحہ خوانی کر رہے ہیں جو آج سے تیرہ سو برس پہلے اس سرزمین پر تہا۔

عمرو بن العاص نے تمام ملک مصر کے انتظام کو درست کیا۔ اور بجائے آل فراعنہ کے ظالمانہ قوانین کے اسلامی قوانین حکومت کرنے لگے جسکی وجہ سے مصری رعایا مطمئن اور خوش دل ہوگئی۔ کیونکہ روما والے اون سے جسقدر لگان وصول کرتے تھے۔ مسلمانوں نے اوس سے نصف سے بہی کم رکہا۔ اور ہر طرح کی ایذا دہی اونکو بچائی۔ پہلے پہل معزز فاتح نے ملکی نظم و نسق کیطرف توجہ کی اور کئی حصے الگ الگ کرکے ہر ایک پر خود قبطی حاکم مقرر کئے۔ مقیاس نیل اکثر خراب ہوگئے تہے۔ اونکی مرمت کروائی۔ اور تشخیص لگان کا باقاعدہ محکمہ مقرر کیا۔ اسی طرح اور بہت سے دواوین اور عدالتیں مرتب کیں۔

خراج میں جیسا کہ پہلے بیان کیا مسلمانوں نے نہایت آسانی کردی۔ اور بہت تخفیف لگان مقرر کیا کہ جسکی وجہ سے آمدنی بہ نسبت زمانہ فراعنہ کے نصف سے بہی کم ہوگئی۔ اور وہ بہی بہت دیر میں حضرت عمر رض کے پاس پہونچی بعض مسلمانوں نے جو عمرو بن العاص رض کے اس فعل سے ناراض تہے۔ کہ اونہوں نے مصر میں قبطیوں کو کیوں عامل مقرر کیا ہے حضرت عمر رض سے اون کی شکایت کی۔ جس کے متعلق انہوں نے عمرو بن العاص رض سے دریافت کیا۔ چونکہ یہ خط و کتابت کسی قدر دلچسپ ہے اس لئے ہم اوس کو درج کرنا نامناسب نہیں سمجہتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من جانب عبد اللہ عمر امیر المومنین بجانب عمرو بن العاص۔ سلام علیک۔ میں نے تمہارے معاملہ میں خوب غور کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا ملک بہت لمبا چوڑا ہے۔ وہاں کے باشندوں کی تعداد بہی بہت ہے۔ اور زیادہ تر وہ لوگ کام کرنیوالے ہیں۔ خشکی اور تری دونوں میں اون کے کاروبار ہوتے ہیں۔ تم سے پہلے فراعنہ نے اون کو اچھی طرح درست کردیا ہے۔ اور ایک نہایت کاروباری اور مضبوط رعایا تم کو ملی ہے مگر اس کے ساتہہ ہی مجہے تعجب اور تعجب پر تعجب ہوتا ہے کہ تم کو اوس خراج کا نصف بہی حاصل نہیں ہوتا جو فراعنہ اوسی سرزمین سے حاصل کرتے تہے جبکہ اب تمہارا عمل دخل ہے۔ حالانکہ نہ قحط ہے نہ کوئی آسمانی بلا نازل ہے۔ میں نے خراج کے متعلق تم کو زیادہ لکہا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب بلا تاخیر خراج آجائے گا۔ اور یہ بہی امید ہے کہ تم سنبہل جاؤ گے اور ہوشیار ہوجاؤ گے۔ اگر تم نے اس قسم کے بہانے میرے سامنے کئے جو میرے دل کو مطمئن نہ کرسکے تو میں نہیں قبول کرونگا۔ میں نہیں سمجہتا کہ کیوں میرے خط کا جواب تم نے نہ دیا۔

اور کس خیال سے اصل کیفیت تم نے مجھ پر ظاہر نہ کی۔ اس کی میرے خیال میں بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ تمہارے ماتحت حکام خائن اور بد نیت ہیں اور تم اون کے پشت و پناہ بنے ہوئے ہو۔ یاد رکھو کہ جو بات میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ اوس کے شفا کی دوا میرے پاس موجود ہے۔ میں سال آیندہ تک تمہارا امتحان اور کروں گا۔ اگر تم نے ایسی ہدایت نہ کی جو تمہارے لئے نافع ہے تو تمہارے خلاف معاملہ ہوگا اور تمہارے دل میں جو غلط خیالات اور ارادے جمع ہیں وہ ہوا کی طرح اڑ جائیں گے۔ اے ابو عبداللہ (عمرو بن العاص) واجبی حق کے دینے میں بزدل بننا غلطی ہے تم جانتے ہو کہ سمندر سے موتی نکلا کرتے ہیں۔

اس خط کے پہونچنے پر عمرو بن العاص نے نہایت بے باکانہ جواب بقول شخصے کہ

"آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک"

لکھا جس سے اون کی اخلاقی جرات۔ اور ایمانداری صاف واضح ہوتی ہے۔ وہو ہذا۔

بجانب عمر امیر المومنین من جانب عمرو بن العاص سلام اللہ علیک اما بعد مجھے فرمان والا ملا۔ اور میں اوس مضمون سے آگاہ ہوا جو خراج میں دیر ہونے کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ اور آپ یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ فراعنہ کے زمانہ میں جو مجھ سے پہلے یہاں حکمران تھے یہاں کی وصولی زیادہ تھی۔ مگر یہ آپ یقین فرمائیں کہ وہ باوجود کافر اور سرکش ہونے کے ہم سے زیادہ زمین کی آبادی کے خواہاں تھے۔ اور ہم سے زیادہ وسائل بھی اون کے پاس تھے اس وجہ سے آمدنی بھی اونکی زیادہ تھی آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ سمندر سے موتی نکلتے ہیں۔ لیکن اگر اس قدر موتی نکالے گئے ہوں کہ اون کے پیداوار کی جڑ ہی ٹوٹ گئی ہو۔ فرمان والا میں مجھکو خبردار اور ہوشیار کیا گیا ہے جس سے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک مخفی بات کا نتیجہ ہے جو آپ کے دل میں ہے اور جو کسی غیر خیر خواہ نے ڈالی ہے۔ آپ مجھ پر بھی الزام [illegible] دیتا کیونکہ اعتبار کرنا ہمارے مذہب میں داخل ہے لیکن ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اون کے بعد جو کچھ کام کیا ہمیشہ سے دیانت اور امانت ہمارا شیوہ رہا۔ اور ادائے حق ہمارے نزدیک ایک بہت بڑا فرض ہے۔ ہم اسیر ایمان رہتے ہیں اور گناہوں کی جرات سے ہمارا دل کانپتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بددیانتی نہایت ذلیل و نا رست طبع کی بات ہے اور جب سے آپ کا خط پڑھا جس میں ایک مسلمان کی آبرو اور عزت کا کم خیال کیا گیا ہے تو سب سے پہلے مجھکو اپنے نفس پر غصہ آیا۔ میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اگر آپ مدینہ کے یہودی (معاذاللہ) ہوتے تو دعا کرتا کہ اللہ آپ کی اور میری مغفرت کرے۔

یہ خط جسمیں مجیب نے کسقدر سختی سے جواب دیا حضرت عمرؓ کی انصاف پسند طبیعت کو ناگوار نہیں گذرا کیونکہ ہمیشہ سچا اور کھرا آدمی اس قسم کے اعتراضات کا سختی سے جواب دیتا ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پھر خلافت سے ایک فرمان عمرو بن العاص کے پاس پہونچا اور اب انہوں نے حقیقت حال کا اظہار ان لفظوں میں کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بجانب امیر المومنین عمر من جانب عمرو بن العاص سلام علیک اما بعد امسال خراج کی تاخیر کا شکایت آمیز فرمان پہونچا جس میں آپ یہ خیال ظاہر فرماتے ہیں کہ میں نے کجروی اختیار کی ہے۔ یا خدانخواستہ کسی قسم کی بدی میرے اندر اثر کر گئی ہے لیکن واللہ میں راہ حق سے نہیں پھرا۔ بلکہ یہاں کے کاشتکاروں نے فصل کی پیداوار تک کی جو ہمارے گرم ملک سے بہت بعد یہاں ہوتی ہے مہلت مانگی۔ اور میں نے اون کو دے دی تاکہ اون کو لگان دینے میں آسانی ہو۔ اور اپنی ضروری چیزوں کو وصولی کے لئے اون کو نہ بیچنا پڑے۔ کیا یہ نرمی تشدد سے بہتر نہیں ہے۔ والسلام

اس جواب کے بعد خلیفہ کو اطمینان ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کی یہ ایک خاص خصوصیت تھی کہ وہ نہایت غور اور انصاف کے ساتھ اپنے تمام عمال کی ایک ایک ادا کو دیکھتے رہتے تھے۔ ملکی معاملات کا دیکھنا اور جانچنا تو اون کا فرض ہی تھا لیکن اس کے علاوہ وہ ان کی ذاتی حالت کی بھی خبر رکھتے تھے اور اگر اوس میں کسی قسم کی کمزوری دیکھتے تھے تو برطرف اور معزول کر دیتے تھے کہ کہیں اون کا اثر عامہ خلائق پر نہ پڑے۔ چنانچہ سعد بن وقاص کو صرف اس بنا پر انہوں نے معزول کر دیا تھا کہ وہ نماز میں امامت اچھی طرح نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان خطوط کے الفاظ بھی بعض بعض اونہوں نے کسیقدر سخت رکھے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ہم یہ افسوس کرتے ہیں کہ ان خطوط کی اصلی خوبی ان خلاصوں میں ہم ناظرین کے سامنے نہیں پیش کر سکے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ترجمہ اور التقاط سے اصل کا حسن ظاہر کرنا ممکن نہیں۔ ورنہ یہ خطوط انشاء پردازی کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ حضرت عمرؓ کی فصاحت و بلاغت کے متعلق تو کچھ کہنا ہی فضول ہے لیکن عمرو بن العاصؓ بھی نہایت درجہ کے فصیح و بلیغ ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اون کو خط لکھا اس وقت عرب میں سخت قحط تھا اوسکا مضمون یہ ہے "اے عمرو جب تیرا اور تیرے ساتھیوں کا پیٹ بھرا ہے تو تجھکو میری اور میرے رفیقوں کی کیا پروا ہوگی۔ الغیاث الغیاث۔

عمرو بن العاصؓ جواب لکھتے ہیں لبیک میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ ایسے اونٹ بھیجتا ہوں کہ پہلا آپ کے پاس اور پچھلا میرے پاس ہے یعنے یہاں سے وہاں تک تانتا باندہ دیتا ہوں"

بلاغت کے معنے ہیں مقتضائے حال کے مطابق کلام کرنا۔ اب آپ سوچئے کہ جو جوش سوال میں مضمر تھا۔ وہی جواب میں بھی ہے یا نہیں۔

عمرو بن العاصؓ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت تک مصر پر فرمانروا رہے۔ انکے عہد میں مصر میں ملکی انتظام مکمل ہو گیا حالانکہ مفتوحہ مصر ہی اونہوں نے اپنی سلطنت کے رقبہ میں شامل کر لیے۔ تجارت کی وسعت کے لئے خلیج مصر سے نہر کاٹ کر بحر احمر میں ملا دی جس ذریعہ سے مال تجارت کی درآمد و برآمد بڑھ گئی اور ملک خوش حال ہو گیا۔ یہ نہر وہی ہے جسکو فرانسیسیوں نے درست کیا ہے اور اب اس کو کنال سویز کہتے ہیں جس کو اہل یورپ ایشیا کی کنجی سمجھتے ہیں یہ دنیا کا نہایت عظیم الشان کام عمرو بن العاص ہی نے کیا ہے۔ اس سے انکی مدبری اور عالی ہمتی کا اندازہ ہو سکتا ہے ہم نے فتح مصر کے واقعہ میں زیادہ بسط و اطناب کیا اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن العاص کا بہت زیادہ تاریخی تعلق اسی فتح کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے ورنہ اسلام کے بعد انکے ہاتھ سے اور بھی کئی فتوحات ہوئے ہیں۔

(باقی آیندہ)

سررشتہ تعلیم پنجاب اور مسلمانوں کے حقوق

(نمبر ۳)

پچھلے دو نمبروں میں تفصیل یہ بات دکھائی جا چکی ہے کہ پنجاب میں صاحب ڈائرکٹر بہادر پبلک انسٹرکشن کا دفتر چونکہ بالعموم ہندو اہلکاروں سے بھرا ہوا ہے اسواسطے اون کے چھتے تعصب۔ اور قوم پرستی سے غریب مسلمان ملازمان صیغہ کے حقوق بڑی ناانصافی و بیدردی کے ساتھ پائمال ہو رہے ہیں اور انکی تقرر۔ تبدیلی۔ ترقی۔ غرض ہر معاملہ میں جو سلوک روا رکھا جاتا ہے وہ اکثر و بیشتر صورتوں میں اُس برتاؤ کے برعکس ہو جاتا ہے جو ہمارے برادران گرامی قدر نے اپنے ہم قوموں کیواسطے بہرحال لازمی سمجھا ہوا ہے۔ خواہ اسکی خاطر حق و انصاف کا خون ہو۔ خواہ ضوابط کی خلاف ورزی ہو۔ خواہ کسی غریب بے بس اور بے زبان کا گلا کٹ جائے۔ یا کچھ ہی ہو کرے انہیں اس سے کچھ بحث نہیں انکا نصب العین تو بس اور صرف یہ ہوتا ہے کہ کسیطرح ہر قسم کی عزت۔ منفعت اور سہولت اپنے ہی گھر میں رہے۔ اور مسلمان حتی الامکان ذلیل و پریشان اور مبتلائے عسرت و زحمت ہی رکھے جائیں۔

گذشتہ دو اشاعت میں جو دو فہرستیں دیگئی تہیں انمیں کافی سے زیادہ تفصیل اسبات کی موجود ہیں کہ صیغہ عزل و نصب کی عہدیداری سے جسکو ملحوظ ما تعلقات ہندو عملہ با اختیار رکہنا بیجا نہ ہوگا بتعصب مسلمانوں تک تو نوبت پہنچ رہی ہے کہ انہیں باوجود استحقاق کے ترقی سے محروم رکہا جاتا ہے مساوی تنخواہ یا نہایت قلیل اضافہ پر بلا لحاظ انکی کبرسنی۔ کارگذاری اور معذوری وغیرہ کے کالے کوسوں پہینکدیا جاتا ہے۔ انکی تعداد کو بڑہا کر دکہلانے کی غرض سے ایک ایک شخص کو دو دو تین تین جگہ گنایا جاتا ہے متوفی اور مستعفی تک لسٹ میں نامک دیئے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے خوش قسمت ہندوؤں کا یہ حال ہے کہ (دیکھئے) عرصہ قلیل میں دو دو تین تین بار بیش قرار ترقیاں پا جاتے ہیں مقابلہ کی دوڑ میں مستحق اور محنتی مسلمانوں سے آگے بڑہنے کے ناقابل ہوں تو بھی سرپرستوں کی پشت گرمی سے زبردستی کہینیا مار کر انہیں گرا دیتے اور آپ آگے نکلجاتے ہیں کسی ضرورت و مصلحت کی بنا پر گہروں سے دور جا پڑے ہوں تو جلدی ہی معقول ترقی پر واپس بلائے جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

دوسرے نمبر میں ہم نے محولا بالا دو لسٹیں اور اُن سے متعلق ضروری یادداشت کے علاوہ ایک اور فہرست کا بھی وعدہ کیا تہا جس سے آخر الذکر صورت کی عملی نظیریں ملتی ہیں یعنی نام بنام اور تاریخوار اُن ہندو مدرسوں کا پتہ لگتا ہے جو مصلحتاً یا اتفاقیہ وطن سے کچھ فاصلہ پر تبدیل ہو گئے تہے تو تہوڑے ہی دنوں کے اندر عموماً ترقی پر اپنے وطن میں یا گہروں کے بالکل قریب بدل آئے وہ فہرست اسجگہ درج ناظرین کیجاتی ہے۔

(۱) نوٹیفیکشن نمبری ۵ ۲۸ - ایس مورخہ ۲ر اگست ۱۹۰۶ء کے بموجب لالہ شیو نرائن ساکنہ ریواڑی (ضلع گوڑگانوں) معہ ؁ پر اپنے گہر سے پاکپور بہیجدیا گیا تہا۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو (بذریعہ نمبر ۱۸۳۸ ای) دس روپیہ ترقی دیکر ؁ پر ریواڑی ہی میں آگیا۔

(۲) کرم نرائن ساکنہ منٹگمری مدرسہ مظفرگڈہ میں للغہ یا ؁ پر ملتان بدل دیا گیا اور پہر ؁ تنخواہ یعنے دس روپیہ ترقی پر جہاں سے گیا تہا وہیں آگیا (دیکہو نمبر ۲ ڈی۔ ای مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳) کشن ناتہ ساکن دہلی پہلے کرنال سے شملہ تبدیل ہوا پہر شملہ سے کرنال ہی میں آگیا۔

(۴) خان چند باشندہ منٹگمری۔ منٹگمری سے ملتان گیا تہا۔ اور پہر بدلکر منٹگمری ہی میں آگیا جہاں اُن کے فرزند ارجمند لالہ کرم نرائن ہی بدولت از فرزند ہیں (دیکہو نمبر ۲)

گویا حسن اتفاق سے باپ بیٹا دونوں ایک ہی جگہ یعنی گہر رہ رہے ہیں۔

(۵) رام چند سونتیہ باشندہ جہنگ ریواڑی ہی معہ ؁ مشاہرہ پر مظفرگڈہ تبدیل ہوا تہا مگر ۵ جنوری ۱۹۰۷ء کو (نمبر ۴۵ ای) وہاں سے ؁ تنخواہ یا دس روپیہ اضافہ پر گہر کے قریب بہیرہ میں بلایا گیا۔

(۶) پنڈت تارا چند سیالکوٹی بہیرہ سے سیالکوٹ میں آبراجمان ہوئے۔

(۷) بہائی تارا سنگہ امرتسری۔ امرتسر سے جالندہر بدلے گئے تہے پہر جالندہر سے امرتسر میں آگئے

(۸) بہائی ناتہا سنگہ بہلوری لدہیانہ سے (جو پہلور سے فقط سات میل ہے) ریواڑی جا پڑے تہے مگر خوش نصیبی انہیں پہر دوبارہ گہر کے پاس لے آئی۔

(۹) لالہ گنگا رام گوردا سپوری ملتان میں بیٹہ جاتے تہے مگر اب وطن مالوف میں رونق افروز ہیں۔

(۱۰) لالہ سندر رام ہوشیارپوری لدہیانہ سے ہوشیارپور آگئے۔

(۱۱) لالہ دیو بداس آف ڈیرہ غازیخاں جہلم سے ملتان میں بدل آئے جو نسبتاً گہر سے قریب ہے۔

(۱۲) بابو سوہن سنگہ سیالکوٹی ملتان سے سیالکوٹ میں۔

(۱۳) لالہ دہنا رام ساکنہ ڈیرہ غازیخاں جہلم ریواڑی ہو ملتان آئے پہر خاص گہر ہی آگئے

(۱۴) لالہ بادہو داس بی۔ اے ساکنہ ” بہیرہ سے وطن مالوف تشریف لیگئے

(۱۵) لالہ راجچند ر دہلوی لاہور سے دہلی بدلے تہے مگر پہر دسو سے ایک سو ساٹہ روپیہ مشاہرہ پانے والے ترقی پر حصار تبدیل کر دیئے گئے (نمبر ای ۶۸ مورخہ ۲ر فروری ۱۹۰۷ء)

یہ چند مثالیں سرسری طور پر گزٹ نوٹیفیکیشن معدہ جولائی ۱۹۰۶ء لغایت ۳۰ر اپریل ۱۹۰۷ء سے لیگئی ہیں ورنہ یہ امر یقینی سمجھنا چاہیئے کہ غور سے چہان بین کرنے پر اس قسم کی اور بھی بہت سی نظیریں مل سکتی ہیں۔

ان شواہد سے یہ بات اچھی طرح پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ہندو مدرسین کی گہروں سے تبدیلیاں شروع میں محض عارضی طور پر دکہلاوے کے لئے اور مسلمانوں کا منہ بند کرنیکی غرض سے کیگئی تہیں جو غریب شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے گہروں سے دور پہینکدیئے گئے ہیں۔ ورنہ بظاہر اسکی کوئی معقول وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں ہندوؤں کو پہلے وطن سے جدا کیا اور پہر تہوڑے ہی عرصہ میں (۳۰ر اپریل سے پہلے پہلے) اپنے اپنے گہروں کو لوٹا دیا؟۔

برعکس اس قوم پرستی کے بیکس مسلمانوں کے ساتہ ہندو عملہ کا یہ روکہا اور بیدردی کا سلوک ہے کہ شمس الدین نام ایک ورنیکلر ٹیچر کو گجرات سے مساوی تنخواہ پر لدہیانہ بہیجا تہا پہر جب وہ گجرات واپس ہوا تو غریب کو خرچ بہی اپنی ہی گرہ سے کرنا پڑا (نمبر ۳۱۹۱۔ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۰۶ء) حالانکہ جب تبدیلی سرکاری حکم سے ہو تو سفر خرچ بہی سرکاری ہی ملنا چاہیئے۔

ناظرین! مسلمانوں کی یہ حق تلفیاں اور ان پر ایسے صریح ظلم آئے دن کیوں ہوتے ہیں؟ اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہیں کہ صیغہ عزل و نصب میں تمام ذمہ وار اور با اختیار اہلکار بدقسمتی سے ہندو اکٹہے ہو گئے ہیں چنانچہ جیساکہ ہم اس سلسلہ کے پہلے نمبر میں بہی بیان کر چکے ہیں۔ اسوقت دفتر متعلقہ کی شاخ کی کیفیت یہ ہے کہ:۔

(۱) ایک شاخ کا ہیڈ اسسٹنٹ بہ بعدیال نام ہندو ہے تو

(۲) دوسری برانچ کا ہیڈ بہی مسمی شیو ناتہ ہندو ہی ہے۔

(۳) تیسری شاخ کا عملی طور پر مالک و مختار دینا ناتہ نام ہندو ہے تو

(۴) بیو پرائن کیس بہی ہندو ہی ہے۔

(۵) یہی نہیں بلکہ ریکارڈ برانچ میں بہی ایک ہندو کا ہی عمل دخل ہے۔ سابقاً عملہ مذکورہ میں ایک ہیڈ اسسٹنٹ مسلمان بہی تہا مگر اسکو پٹیالہ بہیجدیا گیا اور اسکی اسامی ایک ہندو کو ملگئی۔ حالانکہ حق کسی مسلمان کا تہا۔ چند قابل مسلمان امیدوار بہی موجود تہے پہر بہی یہ تقرر عمل میں لایا گیا تا کہ حق بحقدار رسید نہ ہو۔ انجام کار وہی ڈہاک کے تین پات نکلا۔ اسی حق تلفی پر بس نہیں بلکہ بعد ازاں دو اور اسامیاں ہیڈ اسسٹنٹی کی جو خالی ہوئیں وہ بہی ہندو خوش نصیبوں ہی کے حصہ میں آئیں جب اسسٹنٹ کے دفتر میں عنصر غالب کے اجتماع اور یکجہتی کی یہ کیفیت ہو تو ہر شخص باسانی سمجھ سکتا ہے کہ بیکس اور بے بس مسلمان ملازمان کے حقوق کی حفاظت کیونکر

روئداد جلسہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

احمدیوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور اطاعت اور خیر خواہی کا جو سبق دیا گیا ہے وہ ہر احمدی کے لوح قلب پر منقش ہو چکا ہے مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی کے ایک معزز رئیس اور ایک سرگرم اور دہ احمدی ہیں۔ انہوں نے پنجاب کی شورش اور مفسدانہ تقریروں کے مضار سے اپنے اہل وطن کو متنبہ کرنے کی خاطر وہاں ایک جلسہ کیا جس میں ہندو اور معزز مسلمان شامل تھے اس جلسہ کی روئداد بغرض اندراج الحکم پہونچی ہے جسکو میں اپنا فرض سمجھکر ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ ایڈیٹر

۱۶ جون ۱۹۰۷ء

آج کا جلسہ بشرکت اہل اسلام و اہل ہنود جس میں شاہ آباد کے معزز آدمی و اشخاص تخمیناً قریب پانچسو کے شریک تھے۔ بمقام احاطہ جامع مسجد شاہ آباد بوقت ۶ بجے شام کے منعقد ہوا۔ باتفاق جلسہ انہار علیخان صاحب میر جلسہ منتخب ہوئے۔ یہ جلسہ بتحریک مولوی انوار حسین خانصاحب منعقد ہوا۔ حکیم خادم حسین خانصاحب نے باجازت میر مجلس صاحب مضمون مندرجہ ذیل پڑھا۔ بعدہٗ رزولیوشن نمبر ۱ کو حکیم صاحب موصوف نے پیش کیا اور مولوی شیخ عباد اللہ صاحب نے اوسکی تائید کی اور باتفاق جملہ حاضرین کے منظور کیا گیا اور رزولیوشن نمبر ۲ مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب نے پیش کیا۔ اور منشی عزیز احمد خانصاحب نے تائید کی اور باتفاق منظور کیا گیا۔

رزولیوشن نمبر ۳ حکیم خادم حسین خانصاحب نے پیش کیا اور مولوی شیخ عباد اللہ صاحب نے تائید کی اور منظور کیا گیا۔

رزولیوشن نمبر ۱

تمام اہل اسلام و اہل ہنود قصبہ ہذا بلا امتیاز کسی فرقہ کے اون تمام شورشوں اور مفسدانہ لکچروں سے جو کسی حصہ ملک میں دیئے گئے ہوں اپنی نفرت ظاہر کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے نوٹس کو جو اسبارہ میں لیا گیا ہے یا لیا جاوے امن قایم رکھنے کے واسطے نہایت ضروری خیال کرتے ہیں۔

رزولیوشن نمبر ۲

نقل کارروائی ہذا بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب ہردوئی بھیجکر عرض کیا جاوے کہ صاحب موصوف جملہ ساکنان قصبہ ہذا کے ان خیالات سے اگر مناسب خیال فرماویں تو گورنمنٹ کو مطلع فرما دیں۔

رزولیوشن نمبر ۳

نقل کارروائی ہذا بخدمت ایڈیٹر صاحبان بیسہ اخبار و وطن و الحکم مرسل ہو کر گذارش کیجاوے کہ براہ مہربانی اپنے اپنے اخبارات میں اس کارروائی کو چھاپ دیں۔

مضمون جو حکیم خادم حسین خانصاحب نے پڑھا تھا

حضرات حاضرین آپ کو اس جلسہ کے اغراض تو اشتہار سے معلوم ہو گئے ہوں گے۔ اون کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ملک میں بعض ناعاقبت اندیش اور بدخواہان ملک کا خیال ہے کہ حکومت خود اختیاری بذریعہ بائیکاٹ اور فسادات کے قائم کرا لیجاوے چونکہ بعض معاملات میں گورنمنٹ کی تحمل و چشم پوشی سے اس خیال کے لوگوں کے دماغ بہت خراب ہو گئے اور یہ سمجھے کہ ہمارے اجماعی قوت کا یہ نتیجہ ہے اور ہم نے دبا کر اس بات کو کرا لیا ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ خود گورنمنٹ ایسی مہربان اور ہمارے فوائد کی ہم سے زائد خیال کرنیوالی ہے جیساکہ سرفار کا استعفا منظور کرنا وغیرہ۔ جس نے اس خیال کے لوگوں کے دماغ کو زائد خراب کر دیا اور اب جنون اور دیوانگی کی حالت بعض اشخاص کی پہونچ گئی۔ حالانکہ ہر ایک سایل کا فرض ہے کہ وہ اپنے حاکم سے نہایت ادب اور متانت سے جایز درخواست پیش کرے۔ اور ابتک ہمیشہ ایسی درخواستیں معرض قبول میں آتی رہیں۔

اسوقت بعض ملکی دشمنوں کی عقل ایسی خراب ہو گئی کہ وہ نہ صرف جادہ اعتدال سے متجاوز ہوئے بلکہ فساد انگیزی شروع کر دی۔ گو ابتک تمام اہل اسلام اس سے الگ رہے اور جب تک کہ وہ اپنی مذہبی تعلیم پر قایم رہیں گے الگ رہیں گے۔ اور گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاویں گے کہ ہر طرح سے امن قائم رہے۔

تمام اہل اسلام ایسے فساد اور بغاوت سے دلی نفرت رکھتے ہیں اور کسی مفسد یا مغوی سے اون کو کسی طرح کی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اون کا اول خیال تھا کہ گورنمنٹ کیوں اسقدر چشم پوشی فرماتی ہے جس احتمال جاہل لوگوں کے دماغ بگڑ جانے کا ہے یعنی سر چشمہ باید گرفتن بمیل کی مثل بہت قدیم ہے اور جسپر اب سرکار نے اون ناعاقبت اندیشوں کی حرکات سے مجبور ہو کر تدارک ہی شروع کر دیا ہے۔ جو ملک میں امن اور عافیت قائم رکھنے کیواسطے نہایت ضروری ہے۔ اس وقت اس ملک کے واسطے گورنمنٹ کی حکومت خدا کی مہربانی کا سایہ ہے جسمیں ہر طرح سے ہر قوم و ملت کو آزادی حاصل ہے اور ہر شخص دینی و دنیاوی ترقی کر سکتا ہے تمام مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اون کا وجود اور امن صرف گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت یہاں قایم ہے ورنہ جان و مال و آبرو سب معرض خطر و ہلاکت میں ہو جاویں اب جو ناگوار واقعات بعض مقامات میں ظہور میں آئے ہیں اون سے کسی نیک طبیعت کو ہرگز ہرگز ہمدردی نہیں ہو سکتی اور نہ کسی اہل اسلام کو ہے کیونکہ اسلام میں فساد کرنیوالوں کی نہایت مذمت ہے۔ اور اسلام تعلیم امن و امان قایم رکھنے کی کرتا ہے جیساکہ میں آپ صاحبان کے روبرو چند آیات قرآنی جسمیں فساد کی ممانعت اور مفسدین کی مذمت ہے بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں حکم فرماتا ہے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ یعنے اللہ فساد کو دوست نہیں رکھتا ہے (سورہ بقر آیہ ۲۱) دوسری جگہ حکم ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ یعنے اللہ کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو۔ (سورہ بقر آیہ ۶۰) اور ایک مقام پر اللہ جل و علا فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ۔ یعنے اللہ فساد کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ مایدہ آیہ ۶۴) پھر ایک جگہ مثال دیکر فرماتا ہے فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ پس دیکھو تو کہ فساد کرنیوالوں کا انجام کیا ہوتا ہے (سورہ اعراف آیہ ۱۰۲) ایک جگہ اور حکم الٰہی ہے فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنے پس اپنے باٹوں اور میزان کو پورا کرو اور لوگوں کی چیزوں کو کم مت دو اور زمین میں اوسکی اصلاح کے بعد فساد مت کرو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم مومن ہو (سورہ اعراف آیہ ۸۴) ایک اور مقام پر پروردگار

ارشاد ہے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ یعنے اے میری قوم اپنے پیمانوں اور میزانوں کو انصاف سے پورا رکھو اور لوگوں کو انکی چیزیں کم مت دو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو (سورہ ہود آیہ ۸۵) اور ایک جگہ فرمان الٰہی ہے وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور جو اللہ نے تجھکو دیا ہے اوس سے دار آخرت کی تلاش کر اور اپنے دنیاوی حصہ کو مت بھول اور جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی احسان کر اور زمین میں فساد مت چاہ تحقیق اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا (سورہ قصص آیہ ۷۷) ایک اور جگہ حکم الٰہی ہے۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنے یہ آخرت کا گھر ہے ہم اوس کو اونہیں لوگوں کے واسطے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں سرکشی اور فساد کے طالب نہیں ہوتے اور انجام متقیوں کے واسطے ہے۔ (سورہ عنکبوت آیہ ۸۳) ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ۔ یعنے جس نے شہروں میں سر اوٹھا رکھا تھا اور اونہیں بہت فساد برپا کر دیا تھا پس ان پر تیرے رب کی طرف سے عذاب کا کوڑا پڑا (سورۃ الفجر آیہ ۱۱) پس اے حضرات میں نے آپ کے روبرو چند آیات قرآنی کو جنمیں فساد کی مذمت اور اوس سے اجتناب کا حکم ہے سنائی ہیں اور بہت سے آیات قرآنی اس بارہ میں موجود ہیں ایسی صورت میں کوئی مسلمان ان احکامات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ آیہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اور اوس کے رسول کی اطاعت کرو اور صاحب حکم کی جو تم میں سے ہو یعنے بنی نوع انسان سے (سورۃ النساء آیہ ۵۹) کی خلاف ورزی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان اس وقت تمام عالم میں مشرق بعید سے لیکر مغرب بعید تک پھیلے ہوئے ہیں چین کی سلطنت میں بڑا حصہ مسلمانوں کا ہے اور وہ بھی اپنے بادشاہ وقت کی اسی قرآنی حکم کے مطابق کرتے ہیں اور امن قایم رکھنا چاہتے ہیں اور ایسے ہی سلطنت روس میں بھی بکثرت مسلمان آباد ہیں۔ اور وہ اپنے بادشاہ کی بھی ویسے ہی اطاعت کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے سلطنت انگلیشیہ دام اللہ ملکہا کے دامن فیض میں بہت بڑی تعداد مسلمانان کی موجود ہے اور اینک یہ سب مسلمان اپنے بادشاہ وقت کے خیر طلب اور اطاعت گذار ہیں اور ہمیشہ امید ہے کہ اپنے خدا اور رسول کے حکم کے پابند رہیں گے اور امن کے قایم رکھنے اور فساد کو روکنے میں جان و مال سے سلطنت کے شریک رہیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ دیگر مذاہب میں بھی ایسی نیک تعلیم ضرور ہوگی۔ ورنہ اگر صرف عقل سلیم ہی سے اس بارہ میں کام لیں گے تو ہر طرح سے فساد کی خرابی خود وہ اپنے واسطے پاویں گے۔ ایسے فسادات سے سلطنت کا کچھ نہیں بگڑ سکتا بلکہ خود اپنے ملک اور قوم کو نقصان پہنچتا ہے پس سب سے بڑی ملکی خیرخواہی امن کا قائم رکھنا اور سلطنت کو اونہیں ہر طرح سے مدد دینا ہے۔ مجھے امید ہے کہ دیگر میرے ہموطن بھائی یعنے اہل ہنود بھی جو عقل سلیم رکھتے ہیں میرے ہم خیال ہونگے تمام جایز خواہشات کا ادب کے ساتھ گورنمنٹ سے طلب کرنا جو کہ خود گورنمنٹ کا منشاء ہے اور کل اقوام ہند

ویسا ہی کرنا چاہیئے۔

اب میں اس سے زائد آپ کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا اور اپنے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مہربان اور عادل بادشاہ کو ہمارے سر پر قایم و دایم رکھے۔ فقط

بندہ حکیم خادم حسین خاں۔ شاہ آباد ہردوئی ۶ جون ۱۹۰۵ء

وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کب تک خاموش رہیں گے؟

میں ایک سے زیادہ مرتبہ اس تحریک کو الحکم میں شایع کر چکا ہوں کہ چونکہ سب کمیٹی صدقات کے فنڈز بہت ہی کمزور حالت میں ہیں اس لئے ان طلبا کی امانت اور امداد کے لئے جو وٹرنری کالج میں تعلیم پاتے ہیں اور اپنے اخراجات ادا کرنے کے محض ناقابل ہیں احمدی وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ہمارا ساتھ بٹائیں۔ خدا ان کو بہت بہت فضل عطا کرے سید غلام حسین اور ڈاکٹر اشفاق بیگ انہوں نے اس تحریک میں نہ صرف حصہ لینے کا وعدہ فرمایا بلکہ خود بڑے زور سے اس تحریک کو شروع کیا اور اپنے ہم عصر احمدی وٹرنری اسسٹنٹوں کو بطور خود اس کار خیر میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کیا۔ یہ تحریک ابھی تک بدستور جاری ہے اگرچہ اس وقت تک صرف پانچ بھائیوں نے اس فنڈ میں ایک ایک روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے اور ڈاکٹر مظفر احمد خاں اور خود قاضی صاحب اور ڈاکٹر اشفاق علی صاحب نے اپنا اپنا ماہواری چندہ بھیج بھی دیا ہے۔ مگر یہ رقم ابھی ناکافی اور ضرورت بدستور داعی ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ تحریک جو محض خدا کے لئے ہے ضرور کامیاب ہو جاویگی اور خداتعالیٰ ایسے سامان مہیا کر دیگا جو ان مشکلات سے نجات دیں لیکن مبارک ہونگے وہ وجود جو اسمیں سرگرمی سے حصہ لیں گے۔ مئی ۱۹۰۵ء کے وظائف سب کمیٹی صدقات ادا نہیں کر سکی اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ طالب علم جو محض یہاں کے وظائف پر گذارہ کر رہے ہیں کسقدر مشکلات میں ہوں گے۔ اس لئے میں ایک بار پھر جمیع وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد اس فنڈ میں مستقل اور یکمشت رقوم بھیجیں۔ داخلہ کی فیس کے لئے جو ایک سو روپیہ اس سال دیا گیا ہے چونکہ وہ مد زکوٰۃ پر بطور قرض ہے اس لئے رقم کو پورا کرنے کے یکمشت چندوں سے اس رقم کو جلد پورا کر دیا جاوے۔

اگر وٹرنری اسسٹنٹ صاحبان ایک ایک مہینے کی تنخواہ اس فنڈ میں ایک سال کی اقساط میں دیدیں تو یہ فنڈ قوی ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ پھر یاددہانی کی حاجت نہ ہوگی بلکہ بہت جلد روپیہ بھیج دیا جاویگا ہاں اگر وہ ایسے ہی جدید الفرصت ہیں کہ انہیں منی آرڈر ٹکٹ کرانے کی فرصت نہیں ہوتی تو پھر میں بذریعہ وی پی ان سے روپیہ وصول کرلونگا بشرطیکہ ایک ہفتہ تک کسی کا جواب نہ آیا کیونکہ پھر اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ مجھے اجازت دیتے ہیں۔ مئی کے وظائف ادا کر نہیں اور جولائی کی ۱۰ تک شاید یہ اخبار سب کے پاس پہونچے اس لئے مئی اور جون دونوں کے وظائف ادا کرنے ہوں گے۔

بالآخر میں اس قضیہ کو دہرانا نامناسب سمجھتا ہوں جو کام آپ لوگوں کو کرنا ہے وہ آخر آپ ہی کے ذریعہ ہوگا۔ خداتعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور نیکی اور بھلائی کے فرشتے آپ کے قلوب میں تحریک پیدا کریں۔ آمین

(منتظم)

وصیت نمبر ۱۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسماۃ شرم خاتون بنت الہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع لبتی وریام کملانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت واحد اور مطبوعہ فارم پر اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا۔

نمبر ۴ میری جائیداد بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ کل قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہیں بالیاں جن کی قیمت للعہ روپے اور دو عدد تنگہ جن کی قیمت عہ روپیہ ہے اس کا پانچواں حصہ تعمیل رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کروں گی اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد سے بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہوں گی۔

نمبر ۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ عسہ روپیہ ہیں وہ میں پہلی ہی سے نذر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر چکی ہوں کہ وہ روپے بذمہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔

نمبر ۶ میری وصیت ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو میرے خاوند کے وصیت نامہ میں لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنے کے باعث علیحدہ از سر نو ترمیم کی گئی فقط مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد

شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشانی انگوٹھہ موضع لبتی وریام کملانہ تحصیل کوٹ شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ لبتی وریام کملانہ شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

نور احمد احمدی مدرس بقلم خود

ضمیمہ وصیت نمبر ۱۰۱ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۷ء — آئندہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بعد وفات میرے میرا ترکہ ثابت ہو تو اس کی بابت نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون نشانی انگوٹھہ

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی ساکنہ لبتی وریام کملانہ بقلم خود

گواہ شد

نور احمد احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن لبتی وریام کملانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا۔

نمبر ۴ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھ گھر کا اسباب ہے جس کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اس کا ۱/۸ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحالت زندگی حین حیات تک ادا کروں گا۔

نمبر ۵ میں ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہوں جو کچھ میری آمدنی سالانہ از قسم نقد و جنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے متعلق ہے یا آئندہ ہوگی اس آمد کا ۱/۸ حصہ بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجتا رہوں گا البتہ اس رقم میں اس طرح سالانہ بھیجتا رہوں گا وہ چندے شامل تصور ہوں گے جو میں حضرت اقدس کے مشن کی مختلف شاخوں میں آجکل ادا کرتا ہوں اور وہ حسب ذیل ہیں۔ لنگر۔ مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم میں صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کر دیا کروں گا جس کے ساتھ میری تفصیل مد کی درج کیا کروں گا تاکہ انجمن کے سرمایہ کو نکال کر باقی چندے انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہوگا باقاعدہ ادا کر دیا کرے۔

نمبر ۶ میری وصیت ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنے کے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تعمیل الوصیت مذکورہ ہوگی فقط مکرر آنکہ اگر اپنی زندگی میں یہ رقم وصیت کردہ نہ کر سکوں تو انجمن میری جائیداد متروکہ سے بعد وفات وصول کر سکتی ہے مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد

مدرس نور احمد احمدی ساکنہ موضع وریام کملانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی ساکنہ لبتی وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسماۃ مہر بیوہ صدر الدین قوم موچی ساکنہ موضع سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور کی ہوں۔ میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میری وفات کے بعد اسی عمل میں

(نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون بر وصیت میں

واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہیں کیا) ہے میری جایداد اس قیمت نقدی و زیور کل مبلغ ... روپیہ کی ہے سو میں جایداد مذکورہ موجودہ کا ۱/۴ حصہ یعنے مبلغ ... روپیہ بہ رضا و رغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی میں ہی قبل از وفات بوجہ اس وصیت سے سبکدوش ہو گئی ہوں اور آئندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جایداد زاید از جایداد موجود ثابت ہو تو اس میں سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے اور میری تجہیز و تکفین و جنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے اور میری وفات کے بعد میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچایا جاوے اگر صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے مصلحتاً کوئی روک ہو تو ان کے حکم کی تعمیل کر کے حسب ایماء اس کے کسی اور جگہ دفن کریں خواہ کوئی صورت ہو میری اس وصیت میں حارج نہیں میری وصیت بدستور قائم رہے گی۔ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء

العبد

مسماۃ مہر بیوہ صدر الدین مذکور سکنہ سیکھوان
نشانی انگوٹھا

گواہ شد

ساعین ولد میلی قوم موچی ساکن سیکھوان۔ نشانی انگوٹھا

گواہ شد

فتح الدین ولد میلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشانی انگوٹھا

گواہ شد

امام الدین ولد حمید ... احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں حاکم علی ولد اللہ ودہا قوم زمیندار ساکن چک پنیار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا۔

نمبر ۴ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جایداد میرے ترکہ میں ثابت ہو اگر میں اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جایداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جسکا باقساط ایک سو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا تو میری متروکہ جایداد سے وصول کر لینا صدر انجمن کو حق ہوگا۔ میں اپنے ورثا کو بھی یہی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم میں سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کر دیں نیز جیسا کہ اپنی پہلی وصیت میں لکھ چکا ہوں دوبارہ اس وصیت میں بھی لکھ دیتا ہوں کہ تین مربعہ نہر جہلم چک نمبر ۹ متصل بھلوال میں ہے اس کی آمدنی میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ سال بسال تا حین حیات ادا کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہیں اس وصیت میں اپنے ورثاء کے دستخط کرا دیتا ہوں۔ اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرا دوں گا۔ ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء

العبد

بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد

غلام مصطفیٰ معہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد

غلام رسول بقلم خود معہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد

غلام حسین معہ نشانی انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن بینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

نمبر ۴ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جایداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکاء جایداد غیر احمدی ہیں جایداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانے کا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللھم اید الاسلام والمسلمین الی تمام العالم الکامل ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس۔

العبد

اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن بینو بقلم خود

گواہ شد

بشارت احمد علی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

گواہ شد

شیخ محمد ... پنڈی گھیب

آجکل دُنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دُنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمانہ مُرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی۔ کہیں زلال ہیں تو کہیں ثلج و اولے و طوفان۔ وہ طاعون جو یہود پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی ہے جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ و استغفار کو اپنا عہد بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد و مہدی جن کا الہام اسم اعظم ہے کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری نئی بات طاعون معروفی وغیرہ نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں بفضل تعالیٰ ہم نے اس کی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور پیش بندی اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو فوری آسیب دور دنجائیں کا فوری اور سم سام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت وسیع حاصل ہو گا۔ جن بچوں کو دوا کھانی شاق گذرتی ہے اگر ان کے بدن پر گھی میں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے باہر کا مجرب دفعے علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایکروپیہ فی درجن ۸ روپیہ نیل وافع مکھی مچھر۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھکر جس تندرست انسان کو کاٹے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل اس غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کاٹنے کا احتمال ہو اسکو ملدیں تو ان سے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ پھٹکینگے۔ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایکروپیہ یہ دونوں روغن حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔ نوٹ ۔ جو اخبار نیا نمونہ اخبار کا جاری کرنا چاہے وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیجدے

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز رفتاری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہم ہمدرد کا مفت دینے اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ تو دوستانہ سے مستدعی ہیں دونوں مختلف قسم کی دوائیں جو بوجہ عام ضرورت ہر شخص کی شکایت کی ہر ہم نے تیار کی ہیں ... کے علاج کیلئے بے العجاب معجون طلائی ہی جسکے چند روز استعمال ... انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نفع ہوگا اور ہر قسم کی باسیر شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم کچھ عرض کریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ طلاء الطلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بیجا وعشقبازیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مرض کے بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے طلاء الطلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے۔ ... پہلے نمونہ منگا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ ... سرمہ سلیمانی آنکھ و درد کی کل بیماریاں ... نظر تیز کرتا ... بڑھانے لاجواب قیمت ایک تولہ ... مسوڑھوں دندان ... کی کل بیماریوں کو دفع کرنے ... قیمت فی بکس ۸

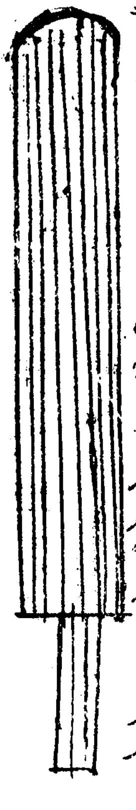
المشتہر
حکیم محمد حسین خلف ... علی ... کارخانہ ...

برادرانِ مُلک

کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا متمنی تھا۔ شکر صد شکر! کہ آج بارہ سال کی لگاتار کوششوں کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ خضاب نیل ہے۔ جو داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھنورے کی طرح کالا۔ ملایم اور چمکدار بنا دیتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد رنگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف [illegible] روپیہ ہے محصول بذمہ خریدار

المشتہر
حضرت مولنا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی
محلہ عطار گلی۔ پوسٹ مانڈوی۔ بمبئی

سامانِ ورزش کی رعایتی فہرست



کرکٹ بیٹ۔ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی مع ہینڈل کاک کین اور دوہرے ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار قیمت [illegible] روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی مع کین ہینڈل ... ربڑ کے بیچ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ بالکل کین کی لکڑی عمدہ مضبوط اور پائدار پریکٹس کے لئے [illegible] کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے [illegible]

بچوں کے کرکٹ سٹ { ۱۲–۱۳ برس کیواسطے وکٹ ایک سٹ گرکس ایک بال لکڑی کا کمپنی سٹ [illegible]

" ۱۰ اور سٹ ایک سٹ مکمل ایک بال مع ضکس [illegible]

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار عمدہ [illegible]

" [illegible]

" [illegible]

بچوں کے لئے فٹ بال ہلکا مع بلیڈر [illegible]

" [illegible]

کرکٹ بال لسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے [illegible]

" " وانگہ کے بیچ [illegible]

" " پریکٹس [illegible]

کرکٹ وکس فی کاپی [illegible]

المشتہر
نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکٹ { السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سال گذشتہ میں کرکٹ بیٹ۔ ہاکی اور کٹ۔ فٹ بال وغیرہ بھیجا ہر طرح سے عمدہ قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کی ساخت کا مقابلہ کر سکتا ہے اور قیمت میں ارزاں بہت کم میں سکو لکم ترجیح بالانتین کا مصداق پایا ہوں ... علی ... ہائی سکول

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام۔ حصہ دوم یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جو ان کے دعوے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو مسمار توڑا ہے قیمت ۱۱ ست بچن ۱۱ آریہ دھرم آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے جس صحت کے ساتھ جوابدیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ نماز برالقرین اور مسئلہ وحدت وجود پر خط۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے ۱۲ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۴ فیصلہ آسمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲ نور القرآن حصہ دوم [illegible] قیمت ۴ ۔ ایک عیسائی کے چار سوالوں کا جواب [illegible] تفسیر القرآن [illegible] قوم اور بزرگان قوم کے غیر معمولی طور پر [illegible] پسندیدگی بھیجی ہیں۔ یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے [illegible] ہوگئی ہے قیمتی پارہ اول ۴ سلک مروارید سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم نافذ کرنے کے طور پر لکھا ہے۔ قیمت ۲

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا